مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام

بدن میں زخم ستم رن میں جب اُٹھائے حسین
گرے بروئے زمیں پُشت زین سے ہائے حسین

اُٹھا کے سر یہ کہا تب کہ اے خدائے حسین
جو کچھ کہ تیری رضا ہو سو ہے رضائے حسین

چنانچہ یوں ہے روایت ہے کہ بعد قتل امام
دیا یہ نعش کو روح الامین نے آ کے پیام

کہا ہے حق نے بسوگند تجھ کو بعد سلام
جو کچھ حسین کہے دوں میں خونبہائے حسین

دیا جواب یہ اُس نعش نے معاذ اللہ
وہ میں ہوں خاک سے جس کے جو سر بچا گیاہ

اُگے اور اُس کے تئیں کاٹیں پھر کے یہ گمراہ
تو کبریائی سے اُس کے نہ مُنہ پھرائے حسین

جفائے چرخ مجھی پر نہیں ہے تنہا کچھ
پیمبران سلف پر ہوا ہے کیا کیا کچھ

عوض میں اس کے کسی نے کبھ کچھ
اس امر میں نہیں طاقت زباں ہلائے حسین

ہوا ہے ارّہ سے دو ٹکڑے ذکریاؑ کا تن
دیا ہے کھینچ کے عیسیٰؑ کو دار رنج و محن

تمھیں یہ کہتے کٹاتا اگر نہ میں گردن
کہ سب ہیں تابع مرضی حق ورائے حسین

دیا میں اس لئے سر زیر خنجرِ بُرّاں
کہ روز حشر کہیں مجھ کو یوں نہ محشریاں

تو ابعین رضائے خُدا جہاں میں وہاں
کھڑا ہے آج سوئے جیب سر نوائے حسین

مجھے ہے یاد کہ اک روز میں اور ابراہیم
نبی کی گود میں بیٹھے تھے کر کے جا تقسیم

تو دیکھ دونوں کو کہنے لگے رسول کریم
یہ دونوں آنکھیں ہیں میری یہ ہیں فدائے حسین

کہ اس میں تم تھے لے آئے پیام کر کے نزول
خُدا کہے ہے کہ مرگ ان میں سے ہے کس کو قبول

تو دل میں سوچ کے اُس دم خُدا کا وہ مقبول
کہا کہ لے جسے چاہے تو ماورائے حسین

جگر مرا ہی جلا دے گا داغ ابراہیم
کرے گا دل کو علی کے غم حسین دو نیم

پھٹے گی چھاتی حسن کی یہ سُن کے ربِ کریم
کہے گی فاطمہ یوں یہ جھگڑ کے وائے حسین

www.emarsiya.com

اُمور مرتبہ بس مجھ پہ ہو گئے ہیں تمام — کہ میں ہوں سروِ علن ہیں امام ابن امام

وے ہے میرے تئیں اپنی بندگی سے کام — کچھ اِس لقب سے یہ کیا معنی دل ہیں لائے حسین

جو مجھ سے پوچھو ہوا الامین دیت کے سخن — بریت کعبہ کہے جاؤں گا یہی میں سخن

کہ خلق گر کرے مجھ ردم ردم پر گردن — یہی ہے امر اسی طرح سے کٹائے حسین

یہ جو کہ راہ خدا میں ہوا جدا تو ہوا — گلوے تشنہ سے میرے لہو چوا تو چوا

لبِ فرات پہ عباس جا موا تو موا — کہا کہا کہ دمِ آب از برائے حسین

یہی نہ پانی سے تر کرتے لب کیا نہ کیا — کہو تو پانی بھی کچھ چیز ہے دیا نہ دیا

کرے ہے پیاس سے شکوہ کوئی پیا نہ پیا — رہے رہے کوئی دن تشنہ اقربائے حسین

غریبی بس ہے وطن کی حرم چھٹا تو چھٹا — رہیں گے دھوپ ہی میں خیمہ گو لٹا تو لٹا

قضا کی تیغ سے میں بھی جواب کٹا تو کٹا — اگر کٹے تو کٹے رن میں دست و پائے حسین

بخاکِ معرکہ گر یہ بدن رُلا تو رُلا — سنانِ نیزہ پہ سر بھی اگر چلا تو چلا

مرے لہو سے جو زینب نے منھ ملا تو ملا — اگر روئی تو روئی کر کے ہائے ہائے حسین

زمین ہی بس ہے بچھونا ردا رہی نہ رہی — برہنگی تو ہے تن پر قبا رہی نہ رہی

یہ خاک و خون بھی فرش ہے برائے حسین — اگر مرا ہے محاسن بھی لہو سے لال

تو یہ دعا ہے کہ تو سرخ رو ہے روزِ قتال — جلال ہے کہ سمجھتا ہوں اُس کا عین جمال

کسی طرح نہ رکی اس سخن سے رائے حسین — مرے ہر ایک موالی کی آج صورت و سر

دھرے ہیں ظالموں نے کاٹ کے یہ نیزے پر — یہ وہ کہے کہ جو انصاف پر رکھے ہے نظر

یہ وہ کہے کہ جو انصاف پر رکھے ہے نظر — ہے سربلند دو عالم میں آشنائے حسین

ہوئی جو شادی قاسم تو کچھ خیال نہیں — دلھن جو ہو گئی بیوہ تو کچھ ملال نہیں

بجز سکوت پر اس امر میں مجال نہیں — کہ حرفِ شکوہ شکایت زباں پہ لائے حسین

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

نیام تیغ ہو گر عضو عضو اکبر کا — ہر استخوان ہو قندیل تیرا اصغر کا
گلے میں طوق پڑی عابدیں کے من بھر کا — حقوق حق نہ کبھی دل سیتی بھلائے حسین
جو پھوٹ نکلی مرے تن سے ایک تیر کی بھال — تو خوش ہوا اُسے یوں دل میں اپنے کرکے خیال
کروں گا اس ہی پہ میں تشکر قادر متعال — زبان تازہ ہوئی خلق از برائے حسین
جو زخم تیغ کا اُس آن ہیچ مجھ پہ لگا — کھلا وہ زخم بدن پہ بہ شکل دست قضا
تو میں بھی کی بجناب خدا یہ استدعا — حلاوت اس کی نمک ہو اگر تو پائے حسین
غرضکہ ایسی ہی لذت اُٹھائی ہو کے شہید — یقیں ہی جانیو روح الامیں نہیں یہ بعید
بنے جو داس اگر ٹوٹ کر کے تیغ یزید — بجائے سبزہ اُگے خاک سے قفائے حسین
مری طرف سے کرو جا کے جبرئیل یہ عرض — ذبیح تیرے کا میں نے ادا کیا ہے قرض
ادائے دین پدر ہے پسر پہ کرنا فرض — دیت لی تب کی سر اپنے کو جب کٹائے حسین
کہا امام سے روح الامیں نے اے سرور — جو عرض میں کروں ارشاد ہوئے بار دگر
دیت یہ اُن کے تئیں دیوے خالق اکبر — شہید تیغ ستم وہ جو ہے سوائے حسین
کہا امام سے روح الامیں نے پھر اُس دم — دیت کے دینے میں اُن کے مجھے نہ شادی غم
خدا کی راہ میں آ کر قتیل تیغ ستم — اگر موے تو موے خویش و اقربائے حسین
نہ درد بیٹے کا مجھ کو نہ دکھ ہے بھائی کا — نہ فکر بیٹی کا دل میں نہ غم جمائی کا
یہ روم روم تصدق ہے کبریائی کا — حسین اُس پہ فدا ہے یہ سب فدائے حسین
مجھے تو عین ہی راحت ہوا یہ رنج و تعب — دیت ہی دینے میں حق کے اگر خوشی ہے اب
پر اس عطا سے بھی منہ پھیرنا ہے سوئے ادب — تو ہو یہ امر کہ اُمت کو بخشوائے حسین
یہ سن امام سے روح الامیں نے بھر دم سرد — چلا یہ عرش کو کہتا ہوا بہ وزن نبرد

حسین جاں گرامی فدائے اُمت کرد　　روا است اُمت اگر جاں کند فدائے حسین

بحق شاہ شہیداں ذبیح تیغ ستم　　الٰہی غم نہ ہو سودا کو جُز حسین کے غم

نہ ہووے چشم بھی اُس کی بجز محرم نم

جو بعد مرگ ہو مدفن تو کربلائے حسین

www.emarsiya.com